

حکومت پاکستان
ریونیو ڈویژن
فیڈرل بورڈ آف ریونیو

اسلام آباد، 27 جولائی 2026ء

نوٹیفکیشن

SRO1165(1)/2026 انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 (XLIX of 2001) کی دفعہ 133 A کی ذیلی دفعہ (4) کو دفعہ 237 کی ذیلی دفعہ (1) کے ساتھ ملا کر حاصل اختیارات کے استعمال میں، فیڈرل بورڈ آف ریونیو ہدایت کرتا ہے کہ انکم ٹیکس قواعد 2002 میں درج ذیل مزید ترامیم کی جائیں۔ یہ ترامیم مذکورہ دفعہ 237 کی ذیلی دفعہ (3) کے تقاضوں کے مطابق پہلے ہی نوٹیفکیشن نمبر S.R.O. 1138(I)/2026 مورخہ 21 جولائی 2026ء کے ذریعے شائع کی جا چکی ہیں، یعنی:

مذکورہ قواعد میں، قاعدہ CA 231 کے بعد درج ذیل نیا قاعدہ شامل کیا جائے گا:

(1) 231 CB - : انڈیپنڈنٹ کیس سیکورٹی کمیٹی (Independent Case Scrutiny Committee): (1) اس قاعدہ کے تحت انڈیپنڈنٹ کیس سیکورٹی کمیٹی (Independent Case Scrutiny Committee) قائم کی جائے گی۔

(2) اس قاعدے میں، جب تک سیاق و سباق سے اس کے برعکس مفہوم مراد نہ ہو:

(a) چیز میں سے مراد انڈیپنڈنٹ کیس سیکورٹی کمیٹی (Independent Case Scrutiny Committee) کا چیئرمین ہے؛

(b) کمشنر سے مراد وہی ہے جو انکم ٹیکس آرڈیننس 2001 (XLIX of 2001) کی دفعہ 2 کی شق (13) میں بیان کیا گیا ہے؛

(c) کمیٹی سے مراد ان قواعد کے تحت مخصوص علاقائی دائرہ اختیار کے لیے قائم کی گئی انڈیپنڈنٹ کیس سیکورٹی کمیٹی میں سے کوئی ایک کمیٹی ہے؛

(d) پٹیشن سے مراد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 185(3) کے تحت سپریم کورٹ یا وفاقی آئینی عدالت میں دائر کی جانے والی درخواست ہے، جو کسی بھی ٹیکس قانون سے متعلق ہو؛

(e) ریفرنس سے مراد انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 (XLIX of 2001) کی دفعہ 133 کے تحت ہائی کورٹ کو بھیجا جانے والا ریفرنس ہے؛

(f) سکریٹری سے مراد ان لینڈ ریونیو کا وہ افسر ہے جسے بورڈ کمیٹی کے مقاصد کے لیے نامزد کرے؛

(g) کمیٹی کا حاضر سروس رکن سے مراد ان لینڈ ریونیو سروس کا گریڈ 20 یا اس سے اوپر درجہ کا حاضر سروس افسر ہے؛ اور

(h) ٹیکس قوانین سے مراد انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 (XLIX of 2001)، کسٹمز ایکٹ، 1969 (IV of 1969)، سیلز ٹیکس ایکٹ، 1990، اور فیڈرل ایکسائز ایکٹ، 2005 ہیں، اور اس میں ان کے تحت جاری کردہ تمام قواعد، ضوابط یا نوٹیفکیشنز بھی شامل ہوں گے۔

(3) بورڈ ایک حکم کے ذریعے درج ذیل کمیٹیاں تشکیل دے گا جنہیں درج ذیل اختیارات، فرائض اور دائرہ اختیار حاصل ہوگا، یعنی:—

کمیٹی نمبر 1			
نمبر شمار	رکن	حیثیت	فرائض اور دائرہ اختیار
1	سپریم کورٹ، وفاقی آئینی عدالت یا پاکستان کی کسی بھی ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جج	چیئر مین	(i) ہر کیس کا بروقت جائزہ لینا اور ہائی کورٹ میں ریفرنس، سپریم کورٹ یا وفاقی آئینی عدالت میں درخواست دائر کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں سفارش کرنا؛ (ii) زیر التواء ریفرنسز اور درخواستوں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لینا کہ یہ تعین کیا جاسکے کہ آیا ریونیو کے مفاد میں مقدمہ بازی کو جاری رکھنا ضروری ہے یا نہیں؛ (iii) طے شدہ قانونی سوالات اور متعلقہ نظائر کا ڈیٹا بیس برقرار رکھنا کہ مستقبل میں مقدمات سے متعلق فیصلوں میں رہنمائی اور یکسانیت کو یقینی بنایا جاسکے؛ اور (iv) نظام میں ایسے مسائل کی نشاندہی کرنا جن کے لیے قانون سازی یا انتظامی مداخلت درکار ہو اور اس سلسلے میں بورڈ کو مناسب اقدامات کی سفارش کرنا۔ دائرہ اختیار: اسلام آباد
2	ایک ایسا وکیل جو ہائی کورٹس اور سپریم کورٹ میں ٹیکس اور تجارتی مقدمات میں پیش ہونے کا کم از کم پندرہ سال کا تجربہ رکھتا ہو	رکن	
3	ان لینڈ ریونیو سروس (IRS) کا گریڈ 20 یا اس سے اوپر گریڈ کا حاضر سروس یا ریٹائرڈ سینئر افسر	رکن	ہائی کورٹ میں دائر کیے جانے والے ریفرنسز اور سپریم کورٹ و وفاقی آئینی عدالت میں دائر کیے جانے والے CPLAs، جو LTO اسلام آباد، CTO اسلام آباد، RTO اسلام آباد، RTO پشاور، RTO ایبٹ آباد، DG I&I اسلام آباد اور اس کے ڈائریکٹوریٹس کی جانب سے دائر کیے جائیں۔
• کمیٹی نمبر 2			
نمبر شمار	رکن	حیثیت	فرائض اور دائرہ اختیار
1	سپریم کورٹ، وفاقی آئینی عدالت یا پاکستان کی کسی بھی ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جج	چیئر مین	(i) ہر کیس کا بروقت جائزہ لینا اور ہائی کورٹ میں ریفرنس، سپریم کورٹ یا وفاقی آئینی عدالت میں درخواست دائر کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں سفارش کرنا؛ (ii) زیر التواء ریفرنسز اور درخواستوں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لینا کہ یہ تعین کیا جاسکے کہ آیا ریونیو کے مفاد میں مقدمات کو جاری رکھنا ضروری ہے یا نہیں؛ (iii) طے شدہ قانونی سوالات اور متعلقہ نظائر کا ایک ڈیٹا بیس برقرار رکھنا کہ مستقبل میں مقدمات سے متعلق فیصلوں میں رہنمائی فراہم کی جاسکے اور یکسانیت کو یقینی بنایا جاسکے؛ اور (iv) نظام میں ایسے مسائل کی نشاندہی کرنا جن کے لیے قانون سازی یا انتظامی مداخلت درکار ہو اور اس سلسلے میں بورڈ کو مناسب اقدامات کی سفارش کرنا۔
2	ایک ایسا وکیل جو ہائی کورٹس اور سپریم کورٹ میں ٹیکس اور تجارتی مقدمات میں پیش ہونے کا کم از کم پندرہ سال کا تجربہ رکھتا ہو		
3	ان لینڈ ریونیو سروس (IRS) کا گریڈ 20 یا اس سے اوپر گریڈ کا حاضر سروس یا ریٹائرڈ سینئر افسر		

			دائرہ اختیار: لاہور ہائی کورٹ میں دائر کیے جانے والے ریفرنسز اور سپریم کورٹ و وفاقی آئینی عدالت میں دائر کیے جانے والے CPLAs، جو LTO لاہور، LTO ملتان، CTO لاہور، RTO لاہور، RTO راولپنڈی، RTO گوجرانوالہ، RTO فیصل آباد، RTO ملتان، RTO بہاولپور، RTO سیالکوٹ، RTO سرگودھا اور RTO ساہیوال کی جانب سے دائر کیے جائیں۔
--	--	--	---

کمیٹی نمبر 3			
نمبر شمار	رکن	حیثیت	فرائض اور دائرہ اختیار
1	سپریم کورٹ، وفاقی آئینی عدالت یا پاکستان کی کسی بھی ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جج	چیئر مین	(i) ہر کیس کا بروقت جائزہ لینا اور ہائی کورٹ میں ریفرنس، سپریم کورٹ یا وفاقی آئینی عدالت میں درخواست دائر کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں سفارش کرنا؛ (ii) زیر التواء ریفرنسز اور درخواستوں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لینا تاکہ یہ تعین کیا جاسکے کہ آیا ریونیو کے مفاد میں مقدمہ بازی کو جاری رکھنا ضروری ہے یا نہیں؛ (iii) طے شدہ قانونی سوالات اور متعلقہ نظائر کا ڈیٹا بیس برقرار رکھنا تاکہ مستقبل میں مقدمات سے متعلق فیصلوں میں رہنمائی اور یکسانیت کو یقینی بنایا جاسکے؛ اور (iv) نظام میں ایسے مسائل کی نشاندہی کرنا جن کے لیے قانون سازی یا انتظامی مداخلت درکار ہو اور اس سلسلے میں بورڈ کو مناسب اقدامات کی سفارش کرنا۔ دائرہ اختیار: اسلام آباد ہائی کورٹ میں دائر کیے جانے والے ریفرنسز اور سپریم کورٹ و وفاقی آئینی عدالت میں دائر کیے جانے والے CPLAs، جو LTO کراچی، CTO کراچی، RTO-I کراچی، RTO-II کراچی، RTO سکھر، RTO حیدرآباد اور RTO کوئٹہ کی جانب سے دائر کیے جائیں۔
2	ایک ایسا وکیل جو ہائی کورٹس اور سپریم کورٹ میں ٹیکس اور تجارتی مقدمات میں پیش ہونے کا کم از کم پندرہ سال کا تجربہ رکھتا ہو	رکن	
3	ان لینڈ ریونیو سروس (IRS) کا گریڈ 20 یا اس سے اوپر گریڈ کا حاضر سروس یا ریٹائرڈ سینئر افسر	رکن	

(ان قواعد کی ذیلی شق (2) کی شق (f) میں بیان کردہ سکریٹری کمیٹی کو سیکریٹریٹ اور انتظامی معاونت فراہم کرے گا اور:—

(a) چیئر مین کی منظوری سے اجلاس طلب کرے گا، ایجنڈا جاری کرے گا، اجلاس کی کارروائی اور ریکارڈ محفوظ رکھے گا؛

(b) متعلقہ فیلڈ فارمیشنز کے ساتھ رابطہ کرے گا اور کمیٹی کو درکار ریکارڈ، تبصرے، بریفز یا دیگر معلومات حاصل کرے گا؛

(c) کمیٹی کے فیصلے، سفارشات اور ہدایات متعلقہ کمشنر ز اور فیلڈ فار میشر تک پہنچائے گا اور ان پر ضروری عملدرآمد فوآپ کو یقینی بنائے گا؛

(d) کمیٹی کا ریکارڈ، ڈیٹا بیس اور خط و کتابت محفوظ اور برقرار رکھے گا؛

(e) کمیٹی کے سامنے زیر غور مقدمات کی کارروائی سے متعلق متعلقہ کمشنر ز کو باخبر رکھے گا؛ اور

(f) ایسے دیگر فرائض سرانجام دے گا جو کمیٹی، چیئر مین یا بورڈ کی جانب سے اس کے سپرد کیے جائیں۔

(5) کمیٹی، جہاں ضروری سمجھے، ایک چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کو بطور نان ووٹنگ رکن شریک (Co-opt) کر سکتی ہے۔ ایسے نان ووٹنگ رکن کا معاوضہ بورڈ کی جانب سے مقرر کیا جائے گا۔

(6) بورڈ، موزوں امیدواروں کی نشاندہی کے مقصد کے لیے، ایک تلاش کرنے والی کمیٹی تشکیل دے سکتا ہے، جس کی تشکیل، شرائط حوالہ اور طریقہ کار کا تعین بورڈ کرے گا۔

(7) کمیٹی کے سامنے پیش کی جانے والی کارروائیاں اور ریکارڈ خفیہ ہوں گے۔ کسی بھی معاملے میں مفادات کے تصادم رکھنے والا رکن خود کو اس کارروائی سے الگ کر لے گا، اور اس امر کو اجلاس کی کارروائی میں درج کیا جائے گا۔

(8) سیکریٹری اجلاس طلب کرے گا، ایجنڈا جاری کرے گا، اجلاس کی کارروائی اور مقدمات کا رجسٹر یا ڈوکیٹ (Docket) برقرار رکھے گا، اور کمیٹی کی سفارشات متعلقہ کمشنر تک پہنچائے گا۔

(9) اس قاعدے کے مقاصد کے لیے دائرہ اختیار رکھنے والا کمشنر، ATIR یا پائی کورٹ کے حکم موصول ہونے کے دس دن کے اندر مقدمہ کو دائر کرنے سے پہلے کی جانچ پڑتال کے لئے ارسال کرے گا، اور سیکریٹری ایسے مقدمات کو مناسب طور پر کمیٹی کے سامنے پیش کرے گا۔

(10) ریفرل میں تمام اہم تفصیلات شامل ہوں گی، جن میں ریفرنس کے طریقہ کار، مطلوبہ دستاویزات، متعلقہ ریونیو اثرات، تشریح طلب قانونی سوالات، نظائر اور طے شدہ قانونی اصول، مقدمہ کی بنیاد، اصل فیصلہ، اپیلیٹ فیصلہ (جہاں قابل اطلاق ہو)، متعلقہ کمشنر کی سفارشات (جہاں قابل اطلاق ہوں) شامل ہوں گی، اور تمام متعلقہ دستاویزات اس کے ساتھ منسلک کی جائیں گی۔

(11) بورڈ، تحریری طور پر وجوہات ریکارڈ کرتے ہوئے، کسی مقدمے کا دائرہ اختیار ایک سیکورٹی کمیٹی سے دوسری کمیٹی کو منتقل کر سکتا ہے۔

(12) کمیٹی سیکریٹری کے ذریعے کسی بھی دفتر یا فیلڈ فار میشن سے کوئی بھی ریکارڈ، دستاویز، بریف یا وضاحت طلب کر سکتی ہے۔

(13) کمیٹی روزانہ کی بنیاد پر، خواہ بالمشافہ یا آن لائن، اجلاس منعقد کرے گی اور اپنے کام کو اس انداز سے ترجیح دے گی کہ ہر سفارش ریفرل کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر حتمی شکل اختیار کر لے۔

بشرطیکہ اگر تحریری طور پر ریکارڈ کی جانے والی وجوہات کی بنا پر سفارش مذکورہ مدت کے اندر حتمی نہ بنائی جاسکے، تو کمیٹی اس مدت میں مزید توسیع کر سکتی ہے، تاہم یہ توسیع قانون میں مقررہ مدت میعاد (Limitation Period) سے آگے نہیں ہوگی، اور اس بارے میں بورڈ کو مطلع کرنا ضروری ہوگا۔

(14) جہاں کمیٹی کسی مقدمے کی مزید پیروی نہ کرنے کی سفارش کرے، وہاں سیکریٹری متعلقہ کمشنر کو ان ہدایات پر عملدرآمد کے لیے مطلع کرے گا۔

(15) کمیٹی کے اجلاس کا کورم دو اراکین پر مشتمل ہوگا، جن میں چیئر مین کا شامل ہونا ضروری ہوگا۔

(16) فیصلہ اکثریتی رائے سے کیا جائے گا اور اسے تحریری طور پر ریکارڈ کیا جائے گا۔ اگر کوئی رکن اختلافی رائے ریکارڈ کرے تو وہ بھی سرکاری ریکارڈ کا حصہ ہوگی۔

(17) ریفرنس یا درخواست دائر کرنے کے بارے میں فیصلہ کرتے وقت کمیٹی درج ذیل امور کو مد نظر رکھے گی:—

• سپریم کورٹ پاکستان یا وفاقی آئینی عدالت کے قائم کردہ وہ نظائر جنہیں پیش نظر رکھنا ضروری ہو؛

• متعلقہ مقدمے یا اس نوعیت کے دیگر مقدمات میں شامل ریونیو کی مالیت؛ اور

• مقدمے کے حقائق اور قانون کی تشریح۔

(18) اگر کمیٹی مقررہ مدت (بشمول کسی منظور شدہ توسیع) کے اندر فیصلہ نہ دے سکے تو مقدمہ دائر کرنے کے لیے منظور شدہ تصور کیا جائے گا، بشرطیکہ دیگر تمام قابل

اطلاق قانونی تقاضے پورے کیے گئے ہوں۔ ایسی صورت میں سیکریٹری تحریری طور پر یہ ریکارڈ کرے گا کہ مقررہ مدت ختم ہو چکی ہے اور اس بارے میں متعلقہ کمشنر کو مطلع کرے گا۔

(19) جہاں ریفرنس یا درخواست دائر کرنے کی قانونی مدت میعاد پندرہ دن کے اندر ختم ہو رہی ہو، یا جہاں محصولات کو فوری اور خاطر خواہ نقصان کا اندیشہ ہو جس کے لیے فوری مداخلت ضروری ہو، وہاں معاملہ ہنگامی کیس کے طور پر چیئر مین کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

(20) چیئر مین، فوری نوعیت کے معاملے کے بارے میں ابتدائی اطمینان حاصل کرنے کے بعد، ریفرنس یا درخواست دائر کرنے کی منظوری دے سکتا ہے۔

(21) ذیلی قاعدہ (19) کے تحت دی گئی کسی بھی ہنگامی منظوری کا فیصلہ ہونے کی تاریخ سے تیس دن کے اندر مکمل کمیٹی کی جانب سے بعد ازاں جائزہ لیا جائے گا، اور اگر قانون اور حقائق اس کی اجازت دیں تو کمیٹی مقدمہ واپس لینے کا فیصلہ کر سکتی ہے۔

(22) کمیٹی اپنی سفارشات کے بے شناختی خلاصے سالانہ بنیاد پر شائع کرائے گی، تاہم اس میں خفیہ تجارتی معلومات اور ٹیکس دہندگان کی شناخت ظاہر کرنے والی تفصیلات شامل نہیں ہوں گی۔ شائع شدہ خلاصوں میں زیر غور قانونی سوالات، اختیار کیے گئے فیصلہ جاتی معیارات اور کی گئی سفارشات شامل ہوں گی۔

(23) سیکریٹری شائع شدہ فیصلوں کا ایک قابل تلاش ڈیٹابیس برقرار رکھے گا تاکہ فیلڈ فار میشر اس سے استفادہ کر سکیں اور مستقبل کے فیصلوں میں یکسانیت کو یقینی بنایا جاسکے۔

(24) اراکین ایک سال کی مدت کے لیے اپنے عہدے پر فائز رہیں گے، جس میں مزید مدت کے لیے توسیع کی جاسکتی ہے، بشرطیکہ وہ بدستور موزوں ہوں اور ان کی کارکردگی تسلی بخش ہو، جیسا کہ بورڈ فیصلہ کرے۔

(25) چیئر مین یا کوئی بھی رکن، بورڈ کو تحریری طور پر تیس دن کا نوٹس دے کر کسی بھی وقت اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکتا ہے۔

(26) بورڈ، مفادات کے تضادم (بداختی یا بد عنوانی، رازداری کی خلاف ورزی، یا فرائض انجام دینے سے نااہلی کی بنیاد پر، متعلقہ شخص کو صفائی کا موقع فراہم کرنے کے بعد، چیئر مین یا کسی بھی رکن کو عہدے سے ہٹا سکتا ہے۔

(27) ہر کمیٹی کے چیئر مین اور اراکین کو درج ذیل فیس ادا کی جائے گی:—

(a) چیئر مین ماہانہ بارہ لاکھ روپے (1,200,000 روپے) فیس کا حقدار ہوگا، اور اس کے علاوہ ہر ایسے مقدمے کے لیے جس میں سفارش دی گئی ہو، خواہ مقدمہ دائر کرنے کے حق میں ہو یا اس کے خلاف، پچیس ہزار روپے (25,000 روپے) فی مقدمہ فیس دی جائے گی، تاہم اس کا اطلاق زیادہ سے زیادہ بیس مقدمات ماہانہ تک ہوگا۔

(b) وکیل رکن ماہانہ آٹھ لاکھ روپے (800,000 روپے) فیس کا حقدار ہوگا، اور اس کے علاوہ ہر ایسے مقدمے کے لیے جس میں سفارش دی گئی ہو، خواہ مقدمہ دائر کرنے کے حق میں ہو یا اس کے خلاف، بارہ ہزار پانچ سو روپے (12,500 روپے) فی مقدمہ فیس دی جائے گی، تاہم اس کا اطلاق زیادہ سے زیادہ بیس مقدمات ماہانہ تک ہوگا۔

(c) جہاں ان لینڈ ریونیو کوئی ریٹائرڈ افسر کمیٹی کے رکن کے طور پر نامزد کیا جائے، وہ ماہانہ آٹھ لاکھ روپے (800,000 روپے) فیس کا حقدار ہوگا، اور اس کے علاوہ ہر ایسے مقدمے کے لیے جس میں سفارش دی گئی ہو، خواہ مقدمہ دائر کرنے کے حق میں ہو یا اس کے خلاف، بارہ ہزار پانچ سو روپے (12,500 روپے) فی مقدمہ فیس کا حقدار ہوگا، تاہم اس کا اطلاق زیادہ سے زیادہ بیس مقدمات ماہانہ تک ہوگا۔

(d) معاون عملے کے معاوضے کا تعین بورڈ کرے گا۔

(e) حاضر سروس بورڈ ممبر اور سیکریٹری کسی اضافی معاوضے کے حقدار نہیں ہوں گے، سوائے اس کے جو انعام اور اعزاز سے متعلق قواعد کے تحت قابل ادائیگی ہو۔

(28) تمام اراکین سرکاری سفر کے لیے سفری دیومیا الاؤنس کے حقدار ہوں گے، جیسا کہ وفاقی حکومت کے گریڈ 21 کے افسر کے لیے قابل اطلاق ہے۔

(29) کمیٹی ہر سال 31 مارچ تک بورڈ کو ایک سالانہ رپورٹ پیش کرے گی، جو گزشتہ مالی سال کا احاطہ کرے گی، اور اس میں درج ذیل امور شامل ہوں گے:—

(a) زیر جائزہ لائے گئے مقدمات کی تعداد اور کی گئی سفارشات (مقدمہ دائر کرنے، دائر نہ کرنے یا واپس لینے کے بارے میں)؛

(b) دائر کیے گئے ریفرنسز اور درخواستوں کے نتائج (حق میں فیصلہ، خلاف فیصلہ، زیر التواء یا تصفیہ شدہ)؛

(c) کامیابی کی شرح کا تجزیہ اور ان عوامل کی نشاندہی جو موافق یا ناموافق نتائج کا سبب بنے؛

(d) کمیٹی کی سفارشات کے مطابق کیے گئے فیصلوں کے ریونیو پر اثرات؛

(e) بار بار سامنے آنے والے قانونی مسائل اور نظام میں ایسے مسائل کی نشاندہی کرنا جن کے حل کے لیے قانون سازی یا انتظامی مداخلت درکار ہو؛ اور

(f) مقدمات کے انتظام کو بہتر بنانے اور کمیٹی کی موثریت میں اضافہ کرنے کے لیے سفارشات۔

(30) سالانہ رپورٹ غور و خوض اور مناسب کارروائی کے لیے بورڈ کے سامنے پیش کی جائے گی۔"

[F.No.1(2)R&S/2026]

(محمد امین قریشی)

سیکرٹری (قواعد اینڈ ایس آر او)